ثناء اللہ ثاقب (بستی مولویاں)

غزل

آجکل تو جھوٹ کی ہے حکمرانی دوستو
اب حقیقت بن گئی ہے اک کہانی دوستو

زخم کھا کر مسکرانے کا ہنر سکھلا دیا
اس قدر ہمکو نوازا مہربانی دوستو

دس برس کی دوستی بس ایک دن میں مٹ گئی
دو دلوں میں آگئی جو بدگمانی دوستو

چار سو پھیلی ہوئی ہے بے حیائی کی وبا
ناچتی ہے ہر گلی میں اب جوانی دوستو

بھوک اوڑھے پھر رہے ہیں شہر میں نادار سب
بڑھ گئی ہے اس قدر اب تو گرانی دوستو

آؤ سوچیں اپنی بستی کو بچائیں کس طرح
آرہا ہے اس طرف دریا کا پانی دوستو

اس جہاں میں جو کبھی ہمت نہ ہارے دوستو
اسکو ملتی ہے ہمیشہ کامرانی دوستو

آجکل اہل ہنر کو کوئی رتبہ نہ ملا
اہل ثروت کو ملی ہے حکمرانی دوستو

جیسے کوئی اک کھٹارا بس میں کرتا ہے سفر
اب تو ایسے کٹ رہی ہے زندگانی دوستو

ایک پل میں اب یہاں منزل کو پانے کے لئے
ڈھونڈتے ہیں راستہ سب درمیانی دوستو

کون انکو اک پری کی داستاں سنوائیگا
مر گئی ہے آج جن بچوں کی نانی دوستو

☆

پروفیسر محمد اکرام تائب

رنگِ سخن

حد سے بڑھتی جارہی ہے بات اب
جانے کب یہ ختم ہوگی رات اب

چھا رہی ہیں آسماں پہ بدلیاں
گل کھلائے گی نئے برسات اب

بھوت وہ مانا نہیں ہے بات سے
مارنا ہم کو پڑے گی لات اب

ساس کو چھوٹی بہو بھی اب جواب
ایک کے دینے لگی ہے سات اب

دل سیاہ ہیں اور چہروں کی چمک
کر رہی ہے چاند کو بھی مات اب

دشمنی اپنوں سے غیروں سے سلوک
کٹ رہے ہیں یوں ہمارے اوقات اب

ہے معزز وہ جو دولت مند ہے
کون تائب پوچھتا ہے ذات اب